السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جماعت کے دوران میں شامل ہونے والے کے احکام.

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے صحیح قول کے مطابق جو شخص نماز باجماعت کی ایک رکعت حاصل کرلے اس نے گویا مکمل نماز کا اجر و ثواب حاصل کرلیا۔ اگر اس نے ایک رکعت سے کم حصہ حاصل کیا تو اسے باجماعت نماز پڑھنے والا شمار نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اسے رکعت کا جتنا حصہ ملے اسے امام کے ساتھ شامل ہونا چاہیے اور اسے اس کی اچھی نیت کی وجہ سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ جس طرح جماعت ختم کے بعد پہنچنے والے کو نیت کا ثواب مل جاتا ہے جیسا کہ مختلف احادیث کا مفہوم ہے: "جس نے نیکی کی نیت کرلی لیکن کسی وجہ سے اسے ادا نہ کرسکا تو اسے نیکی کا اجر مل جائے گا۔"

رکوع میں شامل ہونے سے رکعت حاصل ہوجاتی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"من أدرک الرکوع فقد أدرک الرکعة"

"جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی۔"[1]

نیز صحیح بخاری میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رکوع کی حالت میں جماعت کے ساتھ شامل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ رکعت دہرانے کا حکم دیا تھا۔[2] اس سے واضح ہوا کہ اس کی رکعت ہوگئی۔

اگر امام رکوع کی حالت میں ہو تو شامل ہونے والا شخص پہلے کھڑا کھڑا تکبیر تحریمہ کہے اور پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔ یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے۔ اگر اس نے صرف تکبیر تحریمہ پر اکتفا کیا تو بھی درست ہے۔ بہر حال تکبیر تحریمہ کھڑے کھڑے ضروری ہے۔ جب کہ رکوع والی تکبیر اس کے بعد کہنا افضل ہے۔

جماعت میں شامل ہونے والا امام کو جس حال میں پائے وہ تکبیر تحریمہ کہہ کر اسی حالت میں چلا جائے کیونکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا"

"جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے کی حالت اختیار کرو اسے رکعت شمار نہ کرو۔"[3]

جب امام دونوں جانب سلام پھیرے تب بعد میں شامل ہونے والا کھڑا ہو اور بقیہ نماز مکمل کرے دونوں طرف سلام پھیرنے سے پہلے اسے ہرگز کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔[4]

امام کے ساتھ جو رکعات مل جائیں صحیح قول کے مطابق مقتدی کی وہ ابتدائی رکعات ہوں گی۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو رکعات ادا کرے گا وہ اس کی پچھلی رکعات ہوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا"

"نماز کا جو حصہ تم سے فوت ہوجائے اسے بعد میں مکمل کرلو۔"[5]

بعد والی نماز کے لیے "مکمل کرنے" کے الفاظ سے واضح ہوا کہ پہلے پہلا حصہ پڑھا گیا ہے ایک اور روایت میں یوں ہے:

"وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا"

"نماز کا جو حصہ فوت ہوجائے اس کی قضا ادا کرو۔"[6]

یہ الفاظ پہلی روایت کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ "فَاقْضُوا" کا معنی قضا اصطلاحی نہیں ہے بلکہ اس کا معنی پورا کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَوٰةُ ١٠ ... سورة الجمعة

"جب نماز پوری کر لی جائے ۔ "[7]

میں قضا کے معنی پورا کرنے کے ہیں ۔

اور فرمان الٰہی ہے :

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ ۲۰۰ ... سورۃ البقرۃ

"پھر جب تم ارکان حج ادا (پورے) کر چکو ۔ "[8]

ان دو قرآنی آیات میں "قضا" کا کلمہ اصطلاحی قضا کے لیے نہیں آیا بلکہ ادا کرنے اور پورا کرنے کے معنی ہیں ہے ۔

جب نماز میں جہری قرآءت ہو تو مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ وہ امام کی قرآءت سنے ۔ یہ جائز نہیں کہ امام اور مقتدی دونوں بیک وقت قرآءت کریں لہٰذا مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ اور قرآن کا کوئی حصہ نہ پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْءَانُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۲۰۴ ... سورۃ الاعراف

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحمت ہو ۔ [9]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ "یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس پر اجماع ہے ۔ "[10]

اگر مقتدی پر قرآءت کرنی ہی ہوتی تو امام کا اونچی قرآءت کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا ۔ علاوہ ازیں امام کی قرآءت کے بعد مقتدی کا آمین کہنا قرآءت ہی کے قائم مقام ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ اور سیدنا ہارون علیہ السلام کو کہا :

قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا ۸۹ ... سورۃ یونس

"تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ہے ۔ "[11]

حالانکہ دعا صرف موسیٰ علیہ السلام نے کی ۔

رَبَّنَا إِنَّكَ ءَاتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰٓ أَمْوَٰلِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۸۸ ... سورۃ یونس

"اے ہمارے رب ! تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان زینت اور طرح طرح کے مال دنیاوی زندگی میں دیے ۔ اے ہمارے رب ! (اسی واسطے دیے ہیں کہ) وہ تیری راہ سے گمراہ کریں ۔ اے ہمارے رب ! ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے ۔ سو یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں ۔ "[12]

اور جناب ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے ہارون علیہ السلام کی آمین کو دعائیہ کلمات کہنے کے قائم مقام قرار دیا اور فرمایا : "قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا" حاصل بحث یہ ہوا کہ کلمات پر آمین کہنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے دعائیہ کلمات زبان سے ادا کیے ۔ [13]

اگر سری نماز ہو یا مقتدی تک امام کی قرآءت کی آواز پہنچ نہ رہی ہو تو اس حال میں مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ لے یہ تطبیق کی بہترین صورت ہے یعنی مقتدی پر سورۃ فاتحہ سری نمازوں میں واجب ہوگی جہری نمازوں میں نہیں ۔ [14] واللہ اعلم ۔

باجماعت نماز کے احکام میں سے ایک اہم حکم یہ ہے کہ مقتدی کو امام کی مکمل طور پر اقتدا کرنی چاہیے ۔ امام سے آگے بڑھنا حرام ہے کیونکہ امام کے پیچھے کھڑا شخص مقتدی اور متبع ہے اس لیے اسے پیچھے پیچھے رہنا چاہیے اپنے امام سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ"

"کیا تمھیں ڈر نہیں لگتا کہ امام سے پہلے سر اٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمھارا سر گدھے کا سر یا تمھاری صورت گدھے کی صورت بنا دے ۔ ؟ [15]

جو شخص امام سے آگے بڑھتا ہے وہ گدھے کی طرح ہے جسے اپنے کام کے مقصد کا فہم نہیں ہوتا ایسا کرنے والا شخص درحقیقت سزا کا حق دار ہے ۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ امام صرف اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب تک وہ رکوع نہ کرے تم بھی رکوع نہ کرو اور جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم بھی سجدہ نہ کرو جیسا کہ مسند احمد اور سنن ابوداؤد میں ہے :

"إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا "

"امام بنانے کا مقصد اس کی اقتدا کرنا ہے۔ جب وہ رکوع میں جائے تب تم رکوع میں جاؤ اس کے رکوع سے پہلے تم رکوع نہ کرو۔ جب وہ سجدے میں جائے تب تم سجدے میں جاؤ اور اس کے سجدے سے قبل تم سجدہ نہ کرو۔"[16]

حدیث میں ہے جب صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں کھڑے ہوئے تو ہر شخص اس وقت تک اپنی کمر نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر وہ آپ کے بعد سجدہ میں جاتے۔[17]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو امام سے سبقت کرتے دیکھا تو اسے مارا اور فرمایا: "تم نے اکیلے نماز پڑھی نہ اپنے امام کی اقتدا کی۔"[18]

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں عام پر نمازی حضرات سستی کر جاتے ہیں یا وہ مسئلہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے امام سے سبقت کر جاتے ہیں اور وعید شدید کے سزاوار ہوتے ہیں بلکہ اندیشہ ہے کہ ان کی نماز ہی صحیح نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ، وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ، وَلَا بِالِانْصِرَافِ"

"رکوع سجدہ قیام اور سلام پھیرنے میں مجھ سے آگے نہ پڑھو۔"[19]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "امام سے مسابقت آئمہ کے ہاں بالاتفاق حرام ہے کسی کے لائق نہیں کہ وہ اپنے امام سے پہلے رکوع کرے اور امام سے پہلے سر اٹھائے یا امام سے پہلے سجدہ کرے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت کی بہت سی روایات ہیں۔"[20]

امام سے مسابقت ایک شیطانی کھیل تماشا ہے جس کے ذریعے سے شیطان نماز میں خلل پیدا کرتا ہے ورنہ اس کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ مقتدی امام کے سلام پھیرنے سے پہلے نماز سے فارغ تو ہو نہیں سکتا؟

ہر مسلمان کو اس بارے میں خبر دار رہنا چاہیے اور اپنے امام کی اقتدا کا التزام کرنا چاہیے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب کو دین کا فہم اور اس کے احکام سے واقفیت و بصیرت دے۔ یقیناً وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔ وہ جسے خیر و بھلائی دینے کا ارادہ فرمالے اسے دین کا فہم عطا کرتا ہے۔

---

[1]۔ المغنی والشرح الکبیر 1/580۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ الارواء: 2/266۔

[2]۔ صحیح البخاری الاذان باب اذا رکع دون الصف حدیث 783۔ اس حدیث ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولا تعد" دوبارہ ایسا کرنا۔" بنا بریں اگر بالفرض اس نے اعادہ نہ بھی کیا ہو (جس کا ذکر نہیں) تو آپ کے روک دینے کی وجہ سے آئندہ نہ اس کی رکعت ہوگی اور نہ کسی اور شخص کی۔ اگر مذکورہ کلمے کا لحاظ نہ رکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ نماز با جماعت کے دوران میں شامل ہونے کا وہ ایک طریقہ ہے جو سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار کیا تھا حالانکہ یہ حضرات اس کے قائل اور فاعل نہیں۔ باقی رہی ابو داؤد والی مذکورہ روایت تو وہاں رکعت کا اجر و ثواب مراد ہے جیسا کہ اس باب کے شروع میں بیان ہو چکا ہے۔ (صارم)

[3] سنن ابی داؤد الصلاۃ باب الرجل یدرک الامام مساجد کیف یضع؟ حدیث: 893۔

[4] ۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب امام ایک جانب سلام پھیرتا ہے تو لوگ باقی نماز ادا کرنے کے لیے اسی وقت کھڑے ہو جاتے ہیں وہ امام کے دوسری جانب سلام پھیرنے کا انتظار نہیں کرتے جو کہ غلط ہے۔ (صارم)

[5]۔ صحیح البخاری الاذان باب لا یسعی الی الصلاۃ ولیاتھا بالسکینۃ والوقار حدیث 636

[6]۔ سنن ابی داؤد الصلاۃ باب السعی الی الصلاۃ حدیث: 573۔ وسنن النسائی الامامۃ باب السعی الی الصلاۃ حدیث 862 واللفظ لہ۔

[7] الجمعۃ 62۔10۔

[8]۔ البقرۃ 2/20

[9] الاعراف 7:204۔

[10]۔ مجموع الفتاوی لشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 22/295۔ فاضل مولف رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں تعارض ہے کیونکہ گزشتہ صفحات پر ارکان وواجبات کی تفصیل میں سورۃ فاتحہ کو نماز کا رکن کہا ہے اور جہری نماز میں امام کے پیچھے مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنا افضل اور بہتر قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں حدیث میں ہے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآءت کرتے رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں فرمایا: "فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ" "سورۃ فاتحہ کے سوا امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھو۔" (جامع الترمذی الصلاۃ باب ماجاء فی القراءۃ خلف الامام حدیث: 311) یہ واقعہ مدنی ہے جب کہ مذکورہ بالا آیت مکی ہے لہٰذا سورۃ فاتحہ کی قرآءت آیت کی مخصص ہے نیز کلمہ "وَأَنْصِتُوا" اونچی قرآءت کرنے سے مانع ہے کیونکہ آیت کے اگلے الفاظ "وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ" "اپنے رب کا ذکر دل میں کرو۔" میں بغیر آواز کے پڑھنے کا حکم ہے۔ (صارم)

[11]۔ یونس 10۔89۔

[12]۔ یونس 10۔88۔

[13]۔ فاضل مصنف حفظہ اللہ کا استدلال کمزور ہے کیونکہ امام کے پیچھے فاتحہ کی قرآءت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح صحیح نص موجود ہے جس کا ذکر اوپر چکا ہے لہذا نص صریح کے مقابلے میں اجتہاد و قیاس کی کوئی حیثیت نہیں۔ (صارم)

[14]۔ سورۃ فاتحہ مقتدی کے لیے بھی ہر رکعت اور ہر حال میں پڑھنا لازمی ہے۔ نماز سری ہو یا جہری امام کی آواز پہنچ رہی ہو یا نہ پہنچ رہی ہو۔ (ابوزید) ارشاد الساری 2/402۔ تحت الحدیث: 758۔

[15]۔ صحیح البخاری الاذان باب اثم من رفع راسہ قبل الامام حدیث 691۔ و صحیح مسلم الصلاۃ باب تحریم سبق الامام رکوع او سجود نحوھما حدیث 427۔ و مسند احمد 2/504۔

[16]۔ سنن ابی داؤد الصلاۃ باب الامام یصلی من قعود حدیث 603۔ و مسند احمد 2/341۔

[17]۔ صحیح البخاری الاذان باب متی یسجد من خلف الامام؟ حدیث 690۔

[18]۔ مجموع الفتاوی لابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 3/337۔

[19]۔۔ صحیح البخاری الاذان باب اثم من رفع راسہ قبل الامام حدیث 691۔ و صحیح مسلم الصلاۃ باب تحریم سبق الامام رکوع او سجود و نحوھما حدیث 426۔

[20] مجموع الفتاوی لشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 23/336۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

نماز کے احکام و مسائل: جلد 01: صفحہ 177